تفسیر قرآن 15

گفتگو ایاک نعبد وایاک نستعین کے ذیل میں چل رہی تھی

← عبادت کے 3 معنی

i/ عبادت

ii/ خضوع و خشوع

iii/ تالّٰہ یعنی وہ عبادت کرنا

Ak۔ البیان میں: تالہ یعنی خدا کی عبادت کرنا بہ عنوان معبود حسن کو پرستش یا عبادت کہتے ہیں

جب بھی لفظ عبادت آئے اور قرینہ / اشارہ نہ ہو تو لفظ عبادت اُس عبادت کے معنی میں ہے۔ لیکن کبھی اطاعت کے معنوں میں جیسے سورہ یٰسین 60۔

کبھی خضوع و تذلل کے معنوں میں جیسے سورہ مومنون 47

توحید در عبادت: عبادت صرف اور صرف خداوند کی ہی کی جاتی ہے اور یہ وہی توحید ہے جس کے لئے خداوند نے انبیاء اور کتابوں کو نازل کیا۔

[3:36]

آل عمران 64:

قل یا اھل الکتاب تعالوا

رسول سے مخاطب ہو کر خدا کہتا ہے: قل، کہہ دو جتنے بھی اہل کتاب ہیں ان سے کہ ہم سب کے سب حوالے مشترک کلمہ ہے ہمارے تمہارے درمیان اُس کی طرف آ جاؤ

وہ ہے الّا نعبد ....

ہماری جا → example

کہ ہم ایک اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کریں اور خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ قرار دیں اور ہم میں سے بعض بعض کو رب نہ قرار دیں خدا کو چھوڑ کر

یہ ایک ایسا امر ہے جو تمام ادیان سابقہ میں مشترک ہے کہ اس کے ساتھ عبادت میں کسی کو شریک نہ قرار دینا۔

یہ دو چیزیں جمع نہیں ہو سکتیں

کہ ایک طرف ایمان لے کر آئیں اور عبادت غیر خدا کی کریں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ جب ایک پر ایمان لائے تو عبادت صرف اور صرف خدا کی ہوگی

Ak: غیر خدا کی عبادت کے دو منشاء / reasons ہو سکتے ہیں

i/ خالق متعدد ہیں یعنی توحید فی الذات کا انکار کرنا

Scanned by CamScanner

یعنی مستقل دو خدا ہیں تو ہر خدا کی بھی عبادت ہے چاہے شراکت میں چاہے مستقلاً

(ii) انسان یہ عقیدہ رکھے کہ خدا اپنی مخلوق سے جدا ہے۔ کوئی رابطہ نہیں ہے
انسان کی دعا، پکار خدا تک نہیں پہنچتی ہے۔ بلکہ ہم سب محتاج ہیں کچھ واسطوں کے
کہ جو واسطے خدا تک پہنچانے والے ہیں

یہ دو باطل عقیدے ہیں۔

(i) خدا کے ساتھ مستقلاً کسی دوسرے خدا کو قرار دینا
(ii) خدا اپنی جگہ موجود، وحدہ لاشریک ہے لیکن چونکہ کوئی رابطہ نہیں بندہ و خدا میں
تو ہم محتاج ہیں رنگ یا متعدد خداؤں کے جو ہماری باتوں کو وہاں تک پہنچانے والے ہیں

10:25 عبادت یعنی پرستش جیسے نماز پڑھنا جس میں ہم عقیدہ قربت کرتے ہیں.
اطاعت الٰہی عبادت ہے

(ii) جیسے عوام کا اپنے بادشاہ/حاکم کے ساتھ کوئی direct رابطہ نہیں ہوتا بلکہ
through proper channel ہوتا ہے۔
بتوں کی جو عبادت کرتے ہیں ان کی reasoning یہی ہے کہ ہم ان کو خدا نہیں
مانتے ہیں بلکہ ہم ان کی عبادت کے ذریعے اپنے خدا تک پہنچتے ہیں

AK : قابل توجہ نکتہ :- ان دونوں عقیدوں کی طرف قرآن کی آیات اشارہ
کرتی ہیں اور deny کرتی ہیں

(i) دو خدا نہیں، توحید در ذات کا انکار

انبیاء 22 :- لو کان فیهما آلهة الا الله لفسدتا

اس کو کہتے ہیں ارض میں یعنی [illegible]
ایک ہوتا ہے طول میں یعنی لمبائی میں

e.g : ملک کا یہ بھی بادشاہ ہے یہ بھی۔ بالکل برابر برابر دونوں بادشاہ ہیں ← ارض
بادشاہ ہے بادشاہ کے بعد وزیر ہے ← طول

(i) پہلا عقیدہ ارض میں ہے (ii) دوسرا عقیدہ طول میں ہے
انبیاء 22 ارض میں دو خداؤں کو deny کر رہی ہے
زمین و آسمان میں اگر ایک خدا کے علاوہ متعدد خدا ہوتے تو لفسدتا، زمین و آسمان
فساد، درہم برہم ہو جاتا

Scanned by CamScanner

سورہ مومنون 91 یہ توحید کی ایک اور دلیل ہے۔

توحید کی دو دلیلیں قرآن بیان کر رہا ہے

1) سورہ انبیاء 21 2) سورہ مومنون 91

امیر المومنین ؑ کے کلام میں بھی اس توحید کی طرف اشارہ ہے۔

وَمَا كَانَ مَعَهُ مِنْ إِلَٰهٍ إِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ إِلَٰهٍ بِمَا خَلَقَ

اگر خدا کے ساتھ کوئی اور خدا ہوتا تو ضرور بہ ضرور ہر خدا کی اپنی مخلوقات ہوتیں

امیر المومنین ؑ نے 31 NB میں : دوسرا خدا ہوتا تو وہ بھی اپنی شریعت بھیجتا، اپنے انبیاء و رسل بھیجتا

18:20

لیکن چونکہ ایسا نہیں ہے تو ثابت ہوا کہ اللہ وحدہ لاشریک ہے

یہ دونوں آیات اس عقیدے کو باطل کر رہی ہیں کہ ہم کہیں کہ فرض میں جو بھی خدا ہے وہ بھی خدا ہے

نکتہ : AK

یہ جو عقیدہ ہے اس کو قرآن نے 3 طریقوں سے باطل کیا ہے

1) دلیل لے کر آؤ۔ ہر چیز کے وجود کے لیے دلیل ہوتی ہے۔

سورہ نمل 64 ءَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ

آیا اللہ کے علاوہ بھی کوئی خدا ہے، اگر ایسا ہے تو دلیل اور برہان کو لے کر آؤ اگر تم سچے ہو

AK اس آیت سے یہ ظہور نکالتے ہیں کہ بیان یہ طول میں ہے تو دوسرے (ii) والے عقیدے کے ساتھ یہ آیت related ہے۔

Technically توحید والوں کو دلیل دینے کی ضرورت نہیں ہے کہ اللہ ایک ہے بلکہ دلیل ان لوگوں کو دینی ہے جو کہتے ہیں ایک سے زیادہ ہیں۔

خدا کے سلسلے میں دو گفتگو ہوتی ہیں۔

Q خدا ہے یا نہیں ہے یہ توحید کی گفتگو نہیں ہے یہ وجود کی ہے

atheist اصل خدا کا انکار کرتے ہیں۔

تمام مذاہب والے کہتے ہیں کہ کوئی بنانے والا ہے

میں ہم اللہ کو ثابت کر لیتے ہیں کہ خدا موجود ہے تو اب

اگرچہ مسلمان خدا کے ایک ہونے کے لیے دلیلیں لے کر آتے ہیں کہ جیسے اوپر آیات بیان ہوئی ہیں

لیکن اگر مسلمان کے پاس کوئی دلیل نہ بھی ہو تو اس کو برا نہیں کہا جا سکتا

کیونکہ دلیل وہ لے کر آئے جو ایک سے زیادہ کا دعویدار ہے

جیسا سورہ نمل 64 میں اشارہ کیا۔

اگر تم سچے ہو تو تم دلیل لے کر آؤ ہمیں دلیل دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

Scanned by CamScanner

تم کہتے ہو کہ حضرت عیسیٰ بیٹے ہیں تو تم دلیل لے کر آؤ۔ تم prove کرو اس بات کو

اب یہ اختلاف ہے کہ آیا یہ آیت پہلا عقیدے سے related ہے یا دوسرے۔ AK کے مطابق دوسرا عقیدے

سے related ہے۔

دوسرے عقیدے (ii) کو باطل کرتی ہیں قرآن کی آیات یہ کہہ کر

28:5 کیا تم جن بتوں کی پرستش کرتے ہو تو کیا وہ تمہاری آواز سنتے ہیں! کیا تمہیں

کوئی نفع و نقصان پہنچاتے ہیں!

قرآن ان کی عقلوں کو جھنجھوڑ رہا ہے کہ تم اپنے بنائے ہوئے بتوں کی پرستش کرتے ہو کہ

جو نہ سنتے ہیں نہ تمہیں کوئی فائدہ دے سکتے ہیں...

(iii) سورۂ شعراء 71-74 : کفار نے کہا ہم ان بتوں کی پرستش کرتے ہیں اور ہم مسلسل اس کے

قریب رہتے ہیں تو حضرت ابراہیمؑ نے کہا کیا جب تم ان کو پکارتے ہو تو یہ تمہاری دعا کو سنتے ہیں

اس آیت میں خدا کا پہلا والا عقیدہ ہے یا دوسرا؟

دوسرا کیونکہ اس میں بتوں کا ذکر آیا ہے اور یہ وسیلہ ہوا کرتے ہیں۔۔۔ کے لیے۔ کوئی بھی صاحب

عقل بتوں کو خدا نہیں مانتا بلکہ وسیلہ مانتا ہے۔ ان کے قرب کے ذریعے خدا کا قرب

حاصل ہوتا ہے۔ بتوں کے ماننے والوں کا یہ عقیدہ ہوتا ہے

اور خود قرآن کا یہ کہنا کہ وہ تمہیں نہ کوئی فائدہ۔۔۔

جو لوگ خدا کے مد مقابل دوسرا خدا کو اللہ ارض میں لے کر آتے ہیں وہ دوسرا خدا نفع بھی

پہنچائے گا نقصان بھی۔ کیونکہ وہ صاحب قدرت ہے طاقت ہے اسی خدا کی طرح سے

لہٰذا پتہ چلتا ہے کہ یہ آیت طول میں ہے اس length ہے۔ کہ یہ بتوں کی عبادت کرتے

ہیں تاکہ ان کے تقرب کے ذریعے خدا کا قرب حاصل ہو

قرآن ان کی عقلوں کو اس طرح جھنجھوڑ رہا ہے کہ کیا وہ تمہاری گفتگو کو سنتے ہیں جب تم

ان کو پکارتے ہو تو؟ ان کا جواب آئے گا۔ یہ کیاں سے سنیں گے یہ تو Statue / بت ہیں

لکڑی پتھر کے بنائے ہوئے۔ کیا یہ تمہیں کوئی نفع نقصان دے سکتے ہیں؟

تو جواب دیں گے ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو اسی طرح عبادت کرتے دیکھا

بغیر عقل و شعور کے آباؤ اجداد کی تقلید کرنا اس کو قرآن condemn کرتا ہے

دیکھیے سورۃ انبیاء 66: تم خدا کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہو جو ذرہ برابر بھی تمھیں نفع نہیں دے گا نہ کوئی نقصان پہنچائے گا

تفسیر: یہ عربی میں کہلاتا ہے تذکرہ

سورۃ انبیاء 67: وائے ہو تم پر اور تمہارے بتوں پر بھی جن کی تم عبادت کرتے ہو ... کو چھوڑ کر تعقل نہیں کرتے ہو۔ سوچتے نہیں ہو

سورۃ مائدہ 76: کہہ دو کہ اللہ کے علاوہ تم دوسرے شخصوں کی عبادت کرتے ہو جو نہ تمھیں نقصان پہنچانے کی قدرت رکھتے ہیں نہ فائدہ پہنچانے کی۔

اعراف 148: کیا وہ کفار نہیں دیکھتے ہیں کہ ان کا خدا ان کے ساتھ گفتگو نہیں کرتا کسی چیز کی طرف ہدایت دینے والا نہیں ہیں یہ Statue ہیں یہ

36136

جیسا کہ خدا ... سچا خدا دکھائی دیتا ہے اس نے انبیاء بھیجے وہ انبیاء قرآن کے ذریعے ہمارے ساتھ کلام کرتا ہے ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے۔ یہ بت کوئی کلام نہیں کرتے اور نہ ہی راستے کی طرف ہدایت دیتے ہیں اور یہ لوگ ظلم کرنے والے ہیں۔

ظلم یعنی کسی کے حق کو پامال کرنا

عرف میں ظلم یہ ہے کہ کسی کے مال کو چرا لیں، کسی کے جان بدن کو اذیت پہنچانا۔ یہ عرفی ظلم ہے۔ لیکن ظلم جو وسیع معنوں میں ہے وہ ہے کسی کے حق کو ضائع کرنا۔ یہاں پر حق مولا اور حق خدا کو ضائع کیا ہے

خدا کا حق یہ ہے کہ ہم صرف اس کی عبادت کریں وہی صرف لائق عبادت ہے جب ہم نے غیر از خدا عبادت کی تو ہم نے اپنے خدا مولا کے حق کو ضائع کیا اور ہم ظالم بن گئے یہ کفار ظالم بن گئے ہیں

ان آیات سے ایک نکتے کا استفادہ ہوتا ہے ←

ایک دفعہ انسان خدا کی عبادت کرتا ہے لائق عبادت سمجھ کر

الحمد للہ رب العالمین ... مالک یوم الدین فقط وہی لائق عبادت ہے

جو امیر المومنین ع فرماتے ہیں خدایا میں نے تیری عبادت نہ جنت کے شوق میں نہ جہنم کے خوف سے کی بلکہ تجھے لائق عبادت سمجھا۔ تو مولا ہے خالق ہے رب ہے رحمن ہے

عام طور پر غیر از معصومین و انبیاء اس اعلیٰ درجے کی عبادت نہیں کرتے ہم یا جہنم کے خوف میں یا جنت کی لالچ میں کرتے ہیں

Scanned by CamScanner

لیکن ان آیات کو پڑھنے کے بعد ایک نتیجے کا استفادہ ہوتا ہے کہ عوام کی عبادت کا منشاء کیا ہے

عوام کیوں خدا کے سامنے سر جھکاتے ہیں اس لیے کہ خدا سے کوئی نفع چاہتے ہیں ان کو

ان آیات میں بیان ہوا کہ ان بتوں کی جن کی تم عبادت کرتے ہو ان سے تمہیں کیا نفع

ملے گا؟ انسان عبادت کرتا ہے اس وجہ سے تاکہ اپنے رب و مالک و خالق سے فائدہ اٹھا سکے

جس کو نفع جنت کی لالچ کہتے ہیں

| 41:30 |

یا انسان عبادت کرتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ دنیا میں بلا و مصیبت آ جائے

انسان مصیبت میں ہمیشہ پکارتے ہیں خدا کو۔ مسلمان اللہ کو اور non-muslims

فوراً اپنے بتوں کے سامنے سجدہ کرتے ہیں

تو یہ ایک ایسا عقلائی قانون ہے۔

عقلائی قانون جو تمام صاحبان عقل کو خدا نے فطرت میں ڈالا ہے۔

مسلمان صحیح جگہ پر پہنچے غیر مسلمان غلط جگہ پر لیکن ایک فطرت موجود ہے۔ وہ فطرت

یہ ہے کہ انسان یا حقیقی خدا یا اپنے ذہنی بنائے ہوئے خدا کے سامنے جھک جاتے ہیں اسے پکارتے

تاکہ جو نفع لینا ہے وہ مل جائے یا جس بات کا خوف ہو وہ نقصان ٹل جائے

مفہوم روایت :- اگر لوگوں کو بیماری یا دنیاوی بلاؤں کا خوف نہ ہوتا تو کوئی بھی خدا کی عبادت نہ کرتا

مفہوم آیت :- اگر اہل قریٰ تقویٰ اختیار کر لیں تو ہم آسمانوں سے ان پر برکات کو نازل کر دیں گے

تو حقیقت یہ ہے کہ اگر گھر میں برکات نازل نہیں ہو رہیں مشکلات و مصائب ہیں تو اس کا مطلب ہماری زندگی میں کوتاہیاں ہیں۔ ہماری عبادتوں میں خدا کے ساتھ ارتباط میں problems ہیں۔

تو انسان جب خدا کی عبادت کرتا ہے تو نفع و نقصان کو مدنظر رکھتے ہوئے کرتا ہے جس کو تجارت یا غلاموں والی عبادت سے تعبیر کیا گیا

خلاصہ :- دوسرے عقیدے (ii) کو قرآن کی آیات رد کر رہی ہیں۔

Scanned by CamScanner

⇐ AK اللہ اور بندہ بیان کرتے ہیں کہ یہ ایک ایسا فطری عقیدہ ہے کہ انسان محتاج کی عبادت نہ کرے چاہے وہ نبی یا ولی ہی کیوں نہ ہو۔

سورۃ مائدہ 116 / 117: خدا حضرت عیسیٰ سے مخاطب ہو کر کہتا ہے

واذ قال اللہ یا عیسیٰ ابن مریم ......

اے عیسیٰ کیا تم نے لوگوں کو کہا ہے کہ مجھے اور میری ماں (حضرت مریم) کو خدا قرار دو

49:49

حضرت عیسیٰ کہتے ہیں پاک و پاکیزہ ہے تیری ذات۔ خداوند میں ایسی بات نہیں کر سکتا جو میرا حق نہیں ہے۔

میری عبادت ہونا میرا حق نہیں ہے۔ یہ تیرا حق ہے

اگر میں نے ایسی کوئی بات کہی ہوتی تو تو بہتر جاننے والا ہے میں کہ تیرے نفس میں ارادے میں کیا ہے مجھے اس کا علم نہیں۔ تو غیب کو جاننے والا ہے۔ میں نے کوئی ایسی بات نہیں کی مگر جو بات کہی ہے وہی کہی ہے جس کا تو نے مجھے حکم دیا ہے وہ یہ ہے کہ تم سب عبادت کرو اللہ کی جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی۔

تو حتیٰ نبی کی بھی عبادت نہیں ہو سکتی یہ ایک ایسا فطری عمل ہے

⇐ دوسرے عقیدے کو تیسرے طریقے سے قرآن ذکر کرتا ہے

۱۔ قریب ہے بندوں سے۔ اس کو واسطوں کی ضرورت نہیں ہے

سورۃ ق 16: نحن اقرب الیہ من حبل الورید۔ ہم اس کی شہ رگ حیات سے زیادہ قریب ہیں۔

سورۃ زمر 36: کیا خدا کافی نہیں ہے اپنے بندے کے لئے

سورۃ غافر 60: مجھے پکارو میں جواب دوں گا

خدا محتاج نہیں ہے واسطوں کا۔

انعام 18: وھو القاھر فوق عبادہ۔ وہ قاہر ہے جس کو اپنے تسلط میں لئے ہوئے ہے۔

بادشاہ اپنے وزیروں کے ذریعے سے لوگوں پر حکومت تسلط رکھتا ہے۔ لیکن خدا وحدہ لاشریک تمام بندگان پر اس کی قاہریت ہے۔ اس کا اختیار ہے تسلط ہے۔

Scanned by CamScanner

وہ حلیم بھی ہے اور جاننے والا ہے۔

آل عمران 29 :- اگر تم اپنے سینوں میں کچھ چھپاتے ہو یا ظاہر کرتے ہو خدا جانتا ہے اس کو

وہ آسمانوں میں اور زمینوں میں جو کچھ ہے اس کو جانتا ہے

لہٰذا یہ concept کہ خدا اور بندے کے درمیان کوئی ارتباط نہیں یہ آیات ان کو باطل کر دیتی ہے

خدا directly اپنے بندوں سے connected ہے۔

سورۃ یونس 107 :- اگر تمہیں مشکلات میں گرفتار کرتا ہے تو خدا کے علاوہ کوئی تمہیں

اس مشکل سے نہیں نکال سکتا اور اگر خدا تمہارے لیے خیر کا ارادہ کرتا ہے تو دنیا کی کوئی طاقت

تم سے خیر کو نہیں چھین سکتی

SS: 20

انعام 17: اگر خدا کی طرف سے تم کو کوئی نقصان پہنچ جائے تو اس کے علاوہ کوئی ٹالنے والا نہیں
اور اگر وہ خیر دے تو وہی ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔

رعد 26 :- رزق دینے والا ہے جس کو چاہتا ہے اور وہی قدرت رکھتا ہے

ذاریات 58 :- ان اللہ هو الرزاق ذو القوۃ المتین۔ خدا ہی رزاق ہے اور وہی

صاحب طاقت و قدرت ہے۔

شوریٰ 11 :- وہی خدا ہے اس کی مانند کوئی نہیں وہ سننے والا بھی دیکھنے والا بھی ہے۔

وہ بت نہ سنتے تھے نہ دیکھتے تھے جیسے کہ خدا سمیع و بصیر ہے

یعنی یہ آیات بتا رہی ہیں کہ عبادت اس کی کی جائے جو یہ صلاحیت رکھتا ہو

سورۃ فصلت 54 : ہر شے کو احاطہ کیا ہوا ہے

صرف ہمارے ظاہری وجود کو نہیں بلکہ ہمارے نفس، عقل، شعور، ہماری ہر چیز اور

ہر شے کو احاطہ کیے ہوئے ہے خدا

Scanned by CamScanner